دل کی بات　　مدیر

ہم تو ڈوبے ہیں صنم......؟

پاکستان میں امریکی مداخلت اپنے عروج پر ہے۔ زرداری اور نواز شریف دونوں کو ڈکٹیشن دی جارہی ہے۔ امریکی مفادات کے تحفظ کے لیے بہتر کارکردگی کی یقین دہانی کی بنیاد پر مستقبل میں نواز شریف کو بھی آگے لایا جاسکتا ہے۔ ہالبروک دونوں سے مل رہے ہیں۔ دونوں اپنی اپنی وفاداری کا یقین دلا رہے ہیں۔

دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک

پہلے زرداری تمام مقدمات سے بری ہوئے اور وہ کسی بھی مقدمے میں سزایافتہ نہیں تھے۔ پھر گیلانی پر قائم مقدمے ختم ہوئے اور اب نواز شریف نااہلی کے مقدمے کے بعد طیارہ سازش کیس سے بھی بری ہوگئے ہیں۔

وزیراعظم گیلانی نے سچ کہا ہے کہ:

”یہاں صدارتی نظام ہے نہ پارلیمانی یہاں صرف کھچڑی نظام ہے۔“

کھچڑی کون پکا رہا ہے؟ سامانِ کھچڑی کون مہیا کررہا ہے؟ اور کھچڑی کون کھائے گا؟

مقتدر اور سیاست دان تو جانتے ہی ہیں کہ وہی اس کھچڑی نظام کا حصہ ہیں، لیکن اب عوام بھی جان گئے ہیں کیونکہ انھیں اس نظام میں بطور ایندھن استعمال کیا جارہا ہے۔

امریکی مداخلت سے:

- پاکستان کا ایٹمی پروگرام غیرمحفوظ ہوگیا ہے
- ڈرون حملوں سے کوئی شہر بھی محفوظ نہیں
- پورے ملک کا امن تباہ ہو کے رہ گیا ہے
- حکمرانوں پر امریکہ کا خوف اور دہشت طاری ہے
- حکمران، عوام کو بھی خوفزدہ کرنا چاہتے ہیں

لیکن امریکی رپورٹ کے مطابق پاکستان کے پچاسی فیصد عوام امریکہ کے خلاف ہیں۔ جبکہ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ حکمرانوں اور سیاست دانوں کو نکال کر پوری قوم امریکہ سے نفرت کرتی ہے۔

امریکی صدر اوباما نے اپنی تقریر میں جھوٹ بولا کہ:

''امریکہ مسلمانوں کا دوست ہے۔''

جبکہ امریکی خارجہ پالیسی اسلام اور مسلم دشمنی پر مبنی ہے۔ پوری دنیا میں مسلمانوں پر ظلم کیا جارہا ہے اور اسلام کے خلاف زہراُ گلا جارہا ہے۔اس کے باوجود دنیا سے اسلام مٹا ہے نہ مسلمان۔ یہی غم امریکہ کو کھائے جارہا ہے۔

امریکی سینٹ نے پاکستان کے لیے ڈیڑھ ارب ڈالر کی امداد منظور کی ہے لیکن اسے طالبان اور القاعدہ کے خلاف کارروائی سے مشروط کیا ہے۔سابق آمر نے بھی امریکہ کی ہاں میں ہاں ملا کر نقدی وصول کی اور موجودہ سول آمر بھی اسی پالیسی کا اعادہ کررہے ہیں۔صرف چہرے بدلے ہیں، نظام وہی چل رہا ہے۔ پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ''اگر بے نظیر زندہ رہتیں تو وہ وزیراعظم ہوتیں اور صدر میں ہوتا'' وہ چلے ہوئے کارتوس تھے اس لیے اُن کے خواب چکنا چور ہوگئے۔ اب وہ ملک سے باہر بیٹھ کر گلوخ اندازی کررہے ہیں اور اپنے زخموں کو چاٹ رہے ہیں لیکن نظام تو وہی چل رہا ہے۔اس سے ملک میں امن نہیں ہوگا۔امریکہ و یورپ کی جنگ اسلام اور امتِ مسلمہ کے خلاف ہے۔ ہم اُن کی جنگ کو اپنی جنگ قرار دے کر اپنے ہی بھائیوں سے لڑ رہے ہیں۔ چاہے سوات اور مالاکنڈ کے متاثرین اپنے گھروں میں واپس لوٹ جائیں تب بھی امن نہ ہوگا۔ یہ قتل و غارت گری، خودکش دھماکے اور بدامنی حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔

ظالم و غاصب امریکہ خود تو ڈوب رہا ہے لیکن اپنے فرنٹ لائن دوستوں کو بھی لے ڈوبے گا۔

امریکہ میں مالیاتی بحران عروج پر ہے۔ حال ہی میں مزید سات بینک دیوالیہ ہوگئے ہیں۔صرف ۲۰۰۹ء میں ۶۴؍امریکی بینک دیوالیہ ہوئے ہیں۔

اِدھر فرنٹ لائن سٹیٹ کا حال یہ ہے کہ:

پورا ملک بحرانوں کی زد میں ہے۔

بجلی کا بحران

پانی کا بحران

روزگار کا بحران

پٹرول کی قیمت میں اضافہ

گیس کے نرخوں میں اضافہ

معیشت کی بربادی

مہنگائی نے غریب عوام کی کمر توڑ دی ہے۔اشیاء ضرورت قوتِ خرید سے باہر نکل گئی ہے۔اپنے ہی ملک میں پیدا ہونے والی چیزوں کو خریدنے کی ہمت نہیں رہی۔ یہ ہے ڈوبتے امریکہ کی غلامی کا نتیجہ یعنی:

ہم تو ڈوبے ہیں صنم، تم کو بھی لے ڈوبیں گے